Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ / ۹ اخاء ۱۳۷۰ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۲۶

## اپنے نفس کے شرور سے پناہ مانگیں

"اگر آپ اپنے نفس میں ڈوب کر غور کریں تو اگر انسان کو نیکی سے ذرا بھی محبت ہو تو بے اختیار دل سے یہ دعا اُٹھے گی کہ (۔) ہم اپنے اللہ سے اپنے رب سے، اپنے نفس کے شرور سے پناہ مانگتے ہیں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ بہت کم لوگ ہیں جو اس دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض اشیاء میں نہاں در نہاں ایک ظلّ اصلی شے کا آجاتا ہے۔ وہ شے طفیلی طور پر کچھ حاصل کر لیتی ہے۔ مثلاً راگ اور خوش الحانی، لیکن دراصل سچی لذت اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا اور کسی شے میں نہیں ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ دوسری چیزوں سے محبت کرنے والے آخر اپنی حالت سے توبہ کرتے اور گھبراتے اور اضطراب دکھاتے ہیں مثلاً ہر ایک فاسق اور بدکار سزا کے وقت اور پھانسی کے وقت اپنے فعل سے پشیمانی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو ایسی استقامت عطا ہوتی ہے کہ وہ ہزار ایذائیں دیئے جائیں، مارے جائیں، قتل کئے جائیں، وہ ذرّہ جنبش نہیں کھاتے۔ اگر وہ شے جو انہوں نے حاصل کی ہے اصل نہ ہوتی اور فطرتِ انسانی کے ٹھیک مناسب نہ ہوتی، تو کروڑوں موتوں کے سامنے ایسے استقلال کے ساتھ وہ اپنی بات پر قائم نہ رہ سکتے۔

یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے اور فطرتِ انسانی کے نہایت قریب یہی بات ہے جو ان لوگوں نے اختیار کی ہے اور کم از کم بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمیوں نے اپنے سوانح سے اس بات کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۰۸، ۵۰۹)

## مالی قربانی سے رُوحانی مراتب عطا ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دوسرا پہلو جو بہت ہی اہم ہے جس پر (صاحب ایمان) کی نظر رہتی ہے وہ ہے مالی قربانی کے نتیجہ میں خدا کی رضا نصیب ہوتی ہے اور یہ بھی ایک طے شدہ حقیقت ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی مراتب عطا ہوتے ہیں اور یہ کوئی دنیاوی سودا نہیں ہے کہ اس کے بدلے زیادہ پیسے دیئے تو بات طے ہو گئی۔ قربانی چونکہ خدا کی خاطر کی جاتی ہے اس لئے اس کی جزاء خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت میں کہہ دیتے ہیں کہ جی آپ لوگوں نے تو جماعت کو بس مالی قربانی۔ مالی قربانی کہہ کہہ کے اور کسی طرف توجہ ہی نہیں رہنے دی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ نیک وہی ہے جو مالی قربانی کرے۔ ہم کیا کہتے ہیں۔ خدا یہ کہتا ہے اور قرآن کریم اس مضمون سے بھرا پڑا ہے۔ اس میں جماعت کے کسی عہدیدار کا قصور نہیں۔ اگر اللہ پناہ دے) قصور ہے تو پھر خدا سے پوچھو کہ کیوں خدا نے قرآن کریم کو ہر ہر صفحہ پر اس مضمون سے بھر دیا ہے کہ خدا کے حضور کچھ پیش کرو اور یہ بھی یاد دہانی کرایا جاتا ہے کہ تمہیں ضرورت ہے اس کو ضرورت نہیں ہے۔ پس ان ضرورتوں میں سے ایک ضرورت یہ ہے کہ مالی قربانی کے نتیجے میں اخلاص نصیب ہوتا ہے۔ تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور انسان کے نفس کو پاکیزگی عطا ہوتی ہے۔ دنیا کی محبت کم ہوتی ہے۔ دنیا کی بدیوں سے تعلق کم ہو جاتا ہے اور انسان جب مالی قربانی کے رستے میں آگے قدم بڑھاتا ہے تو عام ایسی بدیاں جن میں مالی قربانی نہ کرنے والا عام طور

باقی صفحہ ۸ پر

## اعلانِ نکاح

○ مکرم ناصر محمود صاحب بٹ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم منیر احمد صاحب بٹ آف سیاں ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ تابندہ راشدہ بنت چوہدری مہر دین صاحب آف دار البرکات ربوہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۴، اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عصر بیت محمود دار الصدر جنوبی ربوہ میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے پڑھا۔ محترم سیفی صاحب نے فرمایا کہ تقریب تو صرف اعلان نکاح کی ہے اور ہدایات ان تین آیات میں مذکور ہیں جو تلاوت کی گئی ہیں لیکن عام رواج کے مطابق جب دوست کہیں جمع ہوں تو چند باتیں ضرور کہی جاتی ہیں۔

میں اس وقت مختصر سی دو باتیں کہنی چاہوں گا۔ ایک تو یہ کہ مجھے یاد ہے کہ وقف زندگی کی سکیم میں ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ اپنی بیٹیاں کو واقف زندگی سے بیاہنا نہیں چاہتے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے میں اپنی فیملی کے علاوہ صرف واقفین زندگی کے نکاح پڑھایا کروں گا۔

محترم سیفی صاحب نے کہا کہ یہ میری سعادت ہے کہ میں آج ایک واقف زندگی کا نکاح پڑھا رہا ہوں۔

محترم سیفی صاحب نے دوسری بات یہ کہی کہ زندگی کو دینداری اور خوشگواری کے ساتھ گزارنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ کامیاب زندگی گزارنے کا صرف یہی بہترین نسخہ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے بچوں کی تربیت کا بھی ذکر کیا کہ بچوں کی تربیت ان کی پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو جاتی ہے۔

ایجاب و قبول کے بعد آپ نے رشتہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ر اخاء ۱۳۷۰ہش ۹ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

# رحم کرو رحم

اللہ تعالیٰ کی صفات کو انسانی استطاعت کے مطابق اپنانا ہی ہمیں اعلیٰ کردار کا حامل بنا سکتا ہے۔ جس جس قدر ہم ان صفات کو اپنی زندگی کا حصّہ بناتے جاتے ہیں اسی قدر ہم کردار کے اعلیٰ معیار کی طرف سفر کرنے لگتے ہیں۔ اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اگر انسان اچھے کردار کا مالک نہ ہو تو اس جیسے لوگ تو بے شک اسے سراہیں شرافت کے پیکر اس سے متنفر ہوں گے اور اس کے ساتھ لین دین کرنا بھی معیوب سمجھیں گے بلکہ اپنے لئے مضر گردانیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا چونکہ ہر لمحہ اظہار ہوتا رہتا ہے۔ کسی کا کسی پر اور کسی کا کسی پر۔ اور یہ ساری باتیں اس کی حکمت کے ماتحت ہوتی ہیں۔ کس پر رحم کرتا ہے اور کس پر غضب کا اظہار۔ یہ سب کچھ بے وجہ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمارے واسطے یہ بات ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایسے رنگ میں رنگین کریں کہ اس کی رحم و کرم کی صفات سے حصّہ لے سکیں اور چونکہ ہم کو اس کے رحم و کرم کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اسی صفت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اپنے قریب سے شروع ہو کر دُور تک پہنچنا ہمارا مطمحِ نظر ہونا چاہیئے۔ پہلے ان پر رحم کریں جو ہمارے قریب ہیں۔ پھر اس سے آگے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچّے لوگوں پر رحم کریں ان کی کمزوری کو دُور کرنے کی کوشش کریں ان پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ ان کو سمجھائیں۔"

ہم سب اپنے لئے ہمیشہ دُعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہماری کمزوریاں دُور فرما۔ ہماری کوتاہیاں معاف فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش دے یعنی ہمیں پہلے سے بہتر بنا دے۔ اس دُعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اپنی استطاعت کے مطابق ایسا کریں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو اس طرح اپنائیں کہ ہمارے قول و فعل سے اس بات کا اظہار ہو۔ حضرت اقدس نے جو کچھ فرمایا ہے وہ دراصل اسی بات کی تلقین ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں دوسروں پر رحم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس طرح اپنی اس صفت کا ہمیں مظہر بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تیری گلی میں صدا لگا کر سکون ملتا ہے میرے دل کو
انا کا ہر اک نشاں مٹا کر سکون ملتا ہے میرے دل کو
وہ اَور ہوں گے کہ سوزِ دل کی تپش سے ہوتے ہیں جو پریشاں
یہاں تو ہر چیز کو جلا کر سکون ملتا ہے میرے دل کو

——— ابوالاقبال

# أَتَطْلُبُ عَيْشَهَا وَالْعَيْشُ فَانِي

(کیا تو اس دُنیا کے عیش کو ڈھونڈتا ہے اس کے تمام عیش فانی ہیں)

أَتَخْطُبُ عِزَّةَ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ ... أَتَطْلُبُ عَيْشَهَا وَالْعَيْشُ فَانِي

کیا تو اس دُنیا ناکارہ کی عزت کا طالب ہے، کیا تو اس دُنیا کے عیشوں کو ڈھونڈتا ہے اور اس کے تمام عیش فانی ہیں

أَتَرْضَى يَا أَخِي بِالْخَانِ حُمْقًا ... وَتَنْسَى وَقْتَ تَبْدِيلِ الْمَكَانِ

اے بھائی کیا تو سرائے میں رہنے میں اپنے حمق سے راضی ہو گیا اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیلِ مکانی کا وقت ہے

عَلَى بُسْتَانِ هٰذَا الدَّهْرِ فَأْسٌ ... فَكَمْ شَجَرٍ يُجَاحُ مِنَ الْإِهَانِ

اس دُنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے۔ سو بہت سے درخت جڑ سے اکھیڑے جا رہے ہیں

وَكَمْ عُنُقٍ تُكَسِّرُهَا الْمَنَايَا ... وَكَمْ كَفٍّ وَكَمْ حُسْنِ الْبَنَانِ

اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں اور بہت سی ہتھیلیاں اور بہت سی خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جا رہی ہیں

تَرَى فِي سَاعَةٍ سُرُرَ الرِّجَالِ ... وَفِي الْأُخْرَى تَرَاهُ عَلَى الْإِرَانِ

اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہے ایک گھڑی ایک مرد کیلئے تخت بچھے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر دوسری گھڑی وہی مرد تابوت میں پڑا ہوا ہوتا ہے

وَإِنِّي نَاصِحٌ خِلٌّ أَمِينٌ ... وَيَدْرِي نُوْرَ عِلْمِي مَنْ يَرَانِي

اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نورِ علم کو معلوم کرے گا

يُكَرَّمُ جَاهِلٌ قَبْلَ ابْتِلَاءٍ ... وَقَدْرُ الْحِبْرِ بَعْدَ الْإِمْتِحَانِ

جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے اور دانا آدمی کی تعظیم اس کے امتحان کے بعد کی جاتی ہے۔

(نور الحق صفحہ ۹۱)

# تکبّر خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

ارشادات سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبّر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی، اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایکدم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ....سو کوشش کرو کہ کوئی حصّہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

# علمی مسائل

حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اس کے نئے نئے معانی اور مطالب نکلتے آئیں گے۔ چونکہ یہ مجید خدا کا نازل کردہ کلام ہے۔ جو (ہر روز ایک نئی شان میں ہوتا ہے) جب نئے معنوں میں یہ چیزیں پائی جاتی ہوں۔ قرآنی آیات ان کی مصدق ہوں۔ فطرت انسانی ان کی تصدیق کرے اور پھر لغت عرب بھی ان کے خلاف نہ ہو تو وہ ٹھیک ہوں گے۔ اگر ان کو غلط کہا جائے تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے کسی بیوقوف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں زخمی ہو گیا۔ وہ بزدل تھا اسے باوجود زخمی ہونے اور خون دیکھنے کے یہ شک تھا کہ شائد زخم نہیں ہوا وہ بھاگتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ یا اللہ! یہ خواب ہی ہو۔ یا اللہ! یہ خواب ہی ہو۔ اب یہ کتنی حماقت کی بات ہے کہ زخم ہو چکا ہے اور اس سے خون بہہ رہا ہے مگر وہ کہتا جاتا ہے کہ یہ خواب ہی ہو اسی طرح قرآن کریم نے ہمیں ۱۴۰۰ سال پہلے سے بتا دیا ہے کہ قرآنی آیات کے نئے نئے معانی زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے نکلتے رہیں گے اگر وہ معنے لغت عرب کے مطابق ہیں اور دوسری قرآنی آیات اس کی مصدق ہیں یا کم از کم اس کو رد نہیں کرتیں تو وہ غلط کیسے ہو سکتے ہیں۔ ہم نے تو یہ دیکھنا ہے کہ آیا وہ معیار پر ٹھیک اترتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً کیا وہ عقل کے خلاف تو نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں نے ہی عقل کو پیدا کیا ہے اور ایک ہی منبع سے نکلنے والی دو چیزیں متضاد نہیں ہو سکتیں۔ پھر ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ وہ معنے دوسری قرآنی آیات کے خلاف نہ ہوں۔ کیونکہ کلام الٰہی میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ عربی لغت ان کی تائید کرتی ہو۔ کیونکہ قرآن کریم نے خود یہ بیان کیا ہے کہ وہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس لغت عربی اور دوسری آیات جن معنوں کی تائید کرتی ہوں وہ غلط نہیں ہو سکتے۔ ورنہ اپنے طور پر قیاس کر لینے سے تو اندھیر آجاتا ہے"

x x x

یہ واقعہ جس کی طرف فرعون نے اشارہ کیا وہی ہے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ ایک قبطی کو دیکھا کہ وہ ایک اسرائیلی سے لڑ رہا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس سے گذرے تو اسرائیلی نے حضرت موسیٰؑ کو دیکھ کر انہیں اپنی مدد کے لئے پکارا۔ حضرت موسیٰؑ نے بھی سمجھا کہ اگر میں نے اسرائیلی کی مدد نہ کی تو وہ مارا جائیگا۔ چنانچہ انہوں نے آگے بڑھ کر قبطی کو ایک گھونسا مارا۔ اب یا تو جوش کی حالت میں وہ گھونسہ زیادہ زور سے مار بیٹھے۔ یا اس کا دل کمزور تھا گھونسہ کے لگتے ہی وہ مر گیا۔ اس واقعہ کا فرعون انہیں طعنہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے تجھے بچوں کی طرح پالا اور تو نے ہمارے ہی آدمی کو مار دیا اور ناشکری کا نمونہ دکھایا۔ حضرت موسیٰؑ اسے جواب دیتے ہیں کہ پہلے سب حالات پر غور کرو اور پھر الزام لگاؤ یہ تو درست ہے کہ میرے ہاتھ سے ایک آدمی مارا گیا۔ لیکن سوال یہ نہیں کہ آدمی مارا گیا یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا میرا اسے مارنے کا ارادہ تھا یا نہیں۔ اگر حالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ایسا تھا جس میں فوری مدد کی ضرورت تھی تو ایسی حالت میں اگر میں نے اپنی قوم کے ایک مظلوم فرد کی مدد کی تو گو اتفاقی طور پر ایک آدمی مر بھی گیا لیکن پھر بھی میں قصور وار کس طرح ہوا۔ میرا قصور تو تب ہوتا جب میں جانتے بوجھتے ہوئے محض قتل کرنے کی نیت سے اس پر حملہ کرتا مگر جب کہ میرا ارادہ اسے قتل کرنے کا تھا ہی نہیں تو اگر نادانستہ طور پر ایک آدمی مر گیا تو یہ بات مجھے مجرم بنانے والی کس طرح ہو گئی۔ مگر بہر حال چونکہ میں نے ایک مظلوم قوم کے فرد کی حمایت کی تھی۔ اور حاکم قوم کا ایک فرد مارا گیا تھا اس لئے مجھے ڈر پیدا ہوا کہ میرے معاملہ میں انصاف سے کام نہیں لیا جائے گا اور مجھے سزا دینے کی کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ میں تمہارے ملک کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مگر میرے رب نے جو میرے دلی خیالات کو جانتا تھا مجھے بری قرار دیا اور مجھے شریعت عطا فرمائی اور مجھے اپنا رسول بنا کر کھڑا کر دیا باقی رہا وہ احسان جو تو جتا رہا ہے کہ ہم نے تجھے پالا۔ تو کیا یہ احسان اس جرم کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت رکھتا ہے کہ تم نے اپنے باپ رعمسیس ثانی کے زمانہ سے سارے بنی اسرائیل کو اپنی غلامی میں جکڑ رکھا ہے اور تم انہیں بیگار میں پکڑ کر ان سے بڑے بڑے مشقت طلب کام لیتے ہو اور ان پر ایسے ایسے مظالم ڈھاتے ہو جو نہایت شرمناک ہیں۔ اگر اتنے لمبے عرصہ تک ایک قوم کے مردوں اور عورتوں اور بچوں سے طویل زمانہ خدمت لینے کے بعد اس قوم کا ایک بچہ تم نے پال دیا تو کیا غضب کیا۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس فرعون نے پالا تھا اس کا نام رعمسیس تھا۔ مگر دعویٰ نبوت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس فرعون کے پاس جانا پڑا وہ اس کا بیٹا منفتاح تھا جو نکہ وہ بچپن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے گھروں میں پرورش پاتے دیکھتا رہا تھا اور جانتا تھا کہ اس کے باپ نے کس محبت سے ساتھ موسیٰؑ کی پرورش کی اس لئے اس نے اپنے باپ کے اس سلوک کا ذکر کرتے ہوئے کہا (.....) کیا ہم نے تجھے اپنے گھروں میں نہیں پالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں اسی رعمسیس کے ان مظالم کا ذکر شروع کر دیا۔ جو وہ اپنی زندگی میں بنی اسرائیل پر ڈھاتا رہا یہاں تک کہ اس نے حکم دے دیا تھا کہ بنی اسرائیل کے ہاں جو بھی لڑکا پیدا ہو اسے مار ڈالا جائے۔ اور لڑکیوں کو زندہ رکھا جائے۔ رعمسیس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا منفتاح تخت نشین ہوا اور اس نے بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بنی اسرائیل پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ آخر جب ان کی دردناک چیخ و پکار نے عرش الٰہی کو ہلا دیا تو اس نے ان اسیروں کی رستگاری کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ فرعون کے پاس جائیں اور انہیں کہیں کہ وہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دے۔ مگر بجائے اس کے کہ فرعون اس ظلم سے باز آتا اور بنی اسرائیل کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹ دیتا اس نے موسیٰؑ پر طعنہ زنی شروع کر دی کہ تو تو ہمارے ٹکڑوں پر پلتا رہا ہے۔ اور اب تو ہی ہمیں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے آگیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر کیا یہ اس ظلم کے جواز کی کوئی دلیل ہے جو بنی اسرائیل پر کیا جا رہا ہے۔ اگر مجھے پالا تو کیا اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے یہ جائز ہو گیا کہ تم ساری قوم کو اپنی غلامی میں جکڑے رکھو۔ اور خدا تعالیٰ کے ان بندوں کو جو تمہاری طرح اس دنیا میں آئے ذلت اور بے چارگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرو۔

x x x

سائنسدان اس امر پر بحثیں کرتے چلے آئے ہیں کہ انسانی روح کا منبع دماغ ہے دل نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ روح کی حقیقت کو نہیں پا سکے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ انسانی روح کا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیموں اور رؤیا و کشوف سے پتہ چلتا ہے دل سے تعلق ہے۔ ہاں دماغ چونکہ منبع اعصاب ہے اس لئے قلبی علوم کو محسوس کرنا اور دل کے علوم مخفیہ سے مستفیض ہونا اس کا کام ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیاۃ کا مقام دل کو قرار دیا ہے۔ دماغ کو نہیں۔ اور روح کا سب سے گہرا تعلق اس عضو سے ہو سکتا ہے۔ جو انسانی جسم میں سب سے اہم حیثیت رکھتا ہو اور جس کا کام سب نمایاں ہو اور وہ اہم کام دل کا ہی ہے۔ دماغ کا نہیں۔ دل کی ایک سیکنڈ کی حرکت بند ہونے سے کلی طور پر انسان پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ لیکن دماغ میں اگر فتور پیدا ہو جائے تو گو اس وجہ سے کہ دماغ کا کام علوم قلبیہ کو محسوس کرنا ہے۔ علوم پردہ میں آجاتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ انسان پر موت بھی وارد ہو جائے غرض دماغ خادم ہے اور دل وہ اصل مرکز ہے جہاں اللہ تعالیٰ اپنے انوار نازل کرتا ہے۔ لیکن خواہ فلسفیوں کے تتبع میں کوئی شخص تدبر و تفکر اور اخلاق فاضلہ کا تمام مدار دماغ پر رکھے یا یہ کہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے۔ اور دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں پھر خواہ وہ دل اور دماغ کی بجائے جذبات اور افکار کا لفظ استعمال کرے۔ بہر حال کوئی بھی صورت ہو انسان کے لئے دو چیزوں کی صفائی نہایت ضروری ہے۔ ان میں سے ایک فکر ہے اور دوسری جذبات لطیفہ ہیں۔ افکار کی صفائی جسے عربی میں تنویر کہتے ہیں دماغ کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے۔ تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نور پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے ہمیشہ صحیح خیالات پیدا ہوتے رہیں۔ جس طرح ایک تندرستی تو یہ ہوتی ہے کہ انسان کے تیں اس وقت تندرست ہوں اور ایک تندرستی یہ ہوتی ہے کہ انسان آئندہ بھی تندرست رہے۔ اسی طرح تنویر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہماری تاریخ

جماعت احمدیہ لاہور نے ۲۶،۲۵ دسمبر ۱۹۴۸ء کو سالانہ جلسہ منعقد کیا تو اس موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اپنے اختتامی خطاب میں مرکز ربوہ کے پہلے جلسہ میں بکثرت آنے کی تحریک کرنے اور مرکزی چندوں اور جانی قربانیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے علاوہ پوری قوت اور شوکت کے ساتھ خوشخبری سنائی کہ یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ (دین حق) اب آگے ہی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ اب (دین حق) کے ہی غالب ہونے کی باری ہے۔ حضور کی اس تقریر کا ملخص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جیساکہ احباب کو علم ہے یہ ہماری لاہور کی جماعت کا جلسہ ہے۔ یہ ہمارا مرکزی سالانہ جلسہ نہیں ہے۔ مرکزی سالانہ جلسہ ہم نے اس سال اپنے نئے مرکز ربوہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن چونکہ نئے مرکز میں جلسہ کرنے کی راہ میں ابھی بہت سی مشکلات حائل ہیں اسلئے ہم نے غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس دفعہ بجائے کرسمس کے ایسٹر (اپریل ۱۹۴۹ء) کی تعطیلات میں جلسہ منعقد کریں۔

اگر اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے عمارتوں کی کوئی صورت پیدا کر دی۔ تو (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) بہتر انتظامات ہو جائیں گے۔ ورنہ موسم اس وقت تک اس حد تک بدل چکا ہوگا کہ اگر رہائش کے لئے مکان میسر نہ بھی ہوں تو کھلے میدان میں سویا جا سکے گا۔ اور دن کو شامیانوں کے نیچے تقریریں ہو سکیں گی۔ پس چونکہ ہمیں ایسٹر کی تعطیلات میں جلسہ کرنا آسان نظر آیا اسلئے ہم نے اس دفعہ دسمبر میں اپنا مرکزی جلسہ ملتوی کر دیا ہے۔ لاہور کی جماعت نے اس التوا سے فائدہ اٹھا کر اپنا جلسہ کر لیا ہے۔ اس سے لاہور کی جماعت نے بھی ثواب حاصل کر لیا ہے اور بیرونی جماعتوں کو بھی کسی حد تک جمع ہو کر جماعتی مشکلات کو سمجھنے اور میرے خیالات سننے کا موقعہ مل گیا ہے۔ ہمارا آئندہ جلسہ سالانہ (اگر اللہ نے چاہا تو) نئے مرکز میں ہوگا۔ اور وہ اسجگہ کا پہلا جلسہ ہوگا۔ بیرون علاقہ جات سے آئے ہوئے دوستوں کے ذریعہ سے اور اس لحاظ سے بھی کہ میری آواز اخبار کے ذریعہ سے باہر پہنچ جائیگی میں ساری جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کرے۔ وہ جلسہ چونکہ نئے مرکز میں پہلا جلسہ ہوگا۔ اسلئے خاص طور پر وہ دعاؤں کا جلسہ ہوگا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے نئے مرکز کو ہمارے لئے اور دینِ حق کی عظمت اور بڑائی کو ظاہر کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت کرے۔ پس ابھی سے تمام دوستوں کو تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

لیکن غلہ سے متعلق حکومت کی طرف سے عائد شدہ پابندیوں اور غیر معمولی گرانی کی وجہ سے ہمارے لئے ربوہ میں وسیع پیمانے پر مہمان نوازی کرنا مشکل ہوگا۔ اس لئے میں زمیندار دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو ان میں سے ہر فرد اپنے ساتھ کم از کم تین سیر گندم یا آٹا ضرور لیتا آئے۔ اس تین سیر میں سے ڈیڑھ دو سیر تو خود اسکی اپنی خوراک کے لئے ہوگا۔ اور باقی ڈیڑھ سیر اس کے دیگر غریب دوستوں یا ایسے ان شہری بھائیوں کے لئے ہوگا جو راشن وغیرہ کی پابندی کی وجہ سے غلہ نہیں لا سکیں گے۔ اگر اس طریق پر عمل کیا گیا تو امید ہے کہ اتنی گندم مہیا ہو جائے گی جو تمام مہمانوں کے لئے کافی ہو۔

گذشتہ دو سال سے عورتیں جلسہ میں شامل نہیں ہو سکیں۔ حالانکہ قادیان میں جلسے کے موقع پر اگر مرد تیس ہزار ہوتے تھے تو عورتیں بھی پندرہ ہزار کے قریب ضرور ہوتی تھیں۔ ربوہ کے اس پہلے جلسے میں عورتوں اور بچوں کو بھی شامل ہونے کی اجازت ہوگی۔ اگر تعمیر کا سلسلہ نہ بھی شروع ہوا تو عورتوں کے لئے قناتوں کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور مرد کھلے میدان میں رہ سکیں گے۔ یہ ایک نہایت ہی خوش کن نظارہ ہوگا۔ فطرتی سادگی کا۔ ......

لوگ مکانات کی قلت کی وجہ سے میدانوں اور سڑکوں پر پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ درحقیقت ابتدائی سادگی جو فطرت میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ وہی دنیا میں حقیقی امن قائم کر سکتی ہے۔ جب تک انسان ان چیزوں پر اکتفا نہیں کرتے جو خدا نے دی ہیں۔ اس وقت تک دنیا سے فتنہ و فساد کبھی مٹ نہیں سکتا۔ میں یہ بھی تحریک کرتا ہوں کہ دوست اپنی اپنی جگہ دالیں جمع کریں جو جلسے کے موقع پر کام آسکیں۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ پر اس کا اثر نہیں

باقی صد ۵ پر

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

# مدر ٹریسا اور سونیا

مدر ٹریسا جنہیں نوبل پرائز مل چکا ہے نے اس بات کی تردید کی ہے کہ آنجہانی راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا ان کے ساتھ مل کر خدمت خلق کا کام کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ ایسی افواہیں اڑائی جائیں۔ جس سے یقیناً سونیا بھی پریشان ہوتی ہوں گی۔ اور میں تو پریشان ہوتی ہی ہوں۔ دراصل سونیا نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد ایسی چپ اختیار کی ہے کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ شائد وہ مسیحی نن کی طرح کام کرنا چاہتی ہیں۔ گذشتہ دنوں بھارت کے اخبار ٹریبیون نے اپنے پہلے صفحہ پر سب سے بڑی سرخی یہ لگائی کہ سونیا مدر ٹریسا کے ساتھ مل رہی ہیں یعنی مل کر کام کرنے والی ہیں۔ یہ بات اس اخبار نے کہاں سے لی یہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن چونکہ افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اس لیئے جو کچھ کوئی چاہے وہ آسانی سے کہہ سکتا ہے۔ سونیا کی عمر اس وقت ۴۴ سال ہے ان سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ کانگریس (آئی) کی صدارت قبول کریں۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ لوگوں کا خیال یہ تھا کہ نہرو فیملی کا ہندوستان سیاست پر ۱۹۴۷ء سے جو اثر چلا آ رہا ہے اس کے تسلسل کے لیئے سونیا گاندھی کو کانگریس پارٹی کا صدر بنا دیا جائے۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ اس طرح نہرو فیملی کا بھارت کی سیاست پر اثر ختم ہو گیا۔

راجیو گاندھی ان کے خاوند کو گذشتہ ۲۱۔ مئی ایک عورت نے بم کے ساتھ اڑا دیا تھا۔ وہ عورت خود بھی اسی بم کے دھماکے میں ہلاک ہو گئی تھی اگرچہ اب تک کئی لوگوں کو گرفتار تو کیا جا چکا ہے بلکہ راجیو گاندھی کے ڈرائیور کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ لیکن یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جس عورت نے بم سے راجیو گاندھی کو اڑایا تھا۔ اس کے ساتھ سازش میں کون کون شامل تھا۔

# امریکہ میں اسلام

پروفیسر ڈاکٹر فریڈرک ایم ڈینی (DENNY)

جو امریکہ میں اسلام پر ایک مستند شخصیت مانے جاتے ہیں نے گذشتہ روز کہا کہ شمالی امریکہ میں اسلام عیسائیت کے بعد سب سے زیادہ تعداد پیروکاروں کی رکھتا ہے۔ اور اس وقت وہاں پچاس لاکھ مسلمان موجود ہیں۔ یہ تعداد خاصی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل قریب میں امریکہ میں دوسرے تمام مذاہب کے پیروکاروں سے اس کے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ امریکی افریقنوں میں مذہب کی بڑی قدر پائی جاتی ہے۔ اور یہ لوگ نہایت سرعت کے ساتھ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر ڈینی کراچی میں "امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کے فورم سے تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ اسلام بڑی سرعت کے ساتھ امریکہ میں پھیل رہا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے منظم کیا جائے۔ امام کے عہدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کی ضرورت کا احساس دلایا کہ اس سلسلے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے ہوئے بہتر لوگوں کو امام بنایا جائے جو لوگ بیس سال سے کم عمر کے ہیں یا بیس سے تیس سال کے درمیان ہیں اور قید خانوں میں ہیں وہ بڑی آسانی سے اسلام کی تعلیمات کو سمجھ جاتے ہیں۔ اور جونہی وہ قید خانے سے باہر آتے ہیں۔ انہیں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کردار سازی کے لیئے انہیں بہتر ماحول مہیا کیا جائے۔ امریکہ میں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کی سرپرستی کی جائے۔ اور یہ سرپرستی اماموں کے ذریعے ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ انہیں صحیح طور پر اسلامی تعلیمات سے آگاہ کر سکیں۔ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خور و نوش ایک خاصا مسئلہ ہے۔ اور اس کے متعلق بہت سوچنے اور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ حلال گوشت اور حلال خوراک آسانی سے نہیں مل سکتی۔ اور چونکہ مسلمان مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں کی فراہمی بھی آسان نہیں ہے۔ نماز کے اوقات میں مسلمان کارکنوں کو چھٹی دینے کے متعلق آپ نے اپیل کے رنگ میں بات کی۔ اب مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں اور خاص طور پر طلباء کہ یہ چھٹی ان

باقی صد ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# سو فقرات

تم یقیناً سمجھو کہ صادقوں کے لئے اسی قدر اس کے دروازے کھل جاتے ہیں جس قدر ان کے صدق کا اندازہ ہے۔

جو لوگ طلب کرتے ہیں وہی پاتے ہیں اور جو ڈھونڈتے ہیں انہی کو ملتا ہے کوئی ایسا نہیں جس نے اس (خدا) کو طلب کیا اور نہ پایا۔

خدا اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خود بینی اور متکبری ہے۔

جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔

تم اپنی اس عقل کے ذریعے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔

ایک بچہ کی طرح بن کر اس (خدا) کے حکموں کے نیچے چلو۔

حقیقی طور پر انسان کی کیا عزت ہے صرف اس (خدا) کے نور کے پرتو پڑنے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔

خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔

انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔

یہ وہ فقرات ہیں جو محترم عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج یو۔کے نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کر کے پیش کئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ ایک عجیب سرور بخش روحانی تجربہ ہے۔ اس بات میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں۔ پچھلے دنوں یہ خیال آیا کہ جوبلی کی آمد کی مناسبت سے آپ کی تحریروں میں سے ۱۰۰ فقروں کا انتخاب کیا جائے۔ اس مقصد سے کتب پر ایک سرسری نظر ڈالی تو صدہا نکات معرفت سامنے آگئے۔ انتخاب ایک مشکل مرحلہ بلکہ امتحان بن گیا کسے لوں اور کسے نہ لوں۔ نہ لوں تو کیوں نہ لوں۔ بہرحال سو فقروں کا انتخاب پیش خدمت ہے۔ ان سو فقروں کو ایک چھوٹی سی کتاب میں جمع کر کے شائع کیا گیا ہے۔ شائع کرنے والے تو جمال الدین انجم ہیں لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس مختصر سی انتہائی مفید کتاب کو حاصل کرنے کے لئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی طرف توجہ کریں۔ آپ انگلستان کے مربی انچارج ہیں۔ اور امید ہے کہ آپ کا خط ملتے ہی وہ اس بات کا انتظام کر دیں گے کہ یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔ امید ہے اس چھوٹی سی کتاب کو بار بار مطالعہ کیا جائے گا۔ اور اس میں جو سو فقرات درج کئے گئے ہیں ان کو اپنی زندگی کے ہر پہلو پر وارد کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ ہم سب اپنی زندگی کا صحیح مقصد حاصل کر سکیں۔

(ن۔س)

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

پڑنا چاہیئے۔ اگر دوست ماکش، اچار، مونگ اور مسور ثابت ابھی سے جمع کرنا شروع کر دیں تو یہ چیزیں کافی کام آسکتی ہیں۔ میں ایک اور ضروری تحریک بھی احباب کو کرنا چاہتا ہوں اس وقت تک ربوہ کے گرد و نواح میں چیزیں کافی سستی ہیں لیکن جونہی قصبہ آباد ہو گیا۔ چیزیں گراں ہونے کا احتمال ہے۔ شروع میں وہاں پر روپے کا ۴ اور ۵ سیر کے درمیان دودھ مل جاتا تھا۔ اب جب ہمارے کچھ دفاتر چلے گئے ہیں دودھ روپے کا تین سیر ہو گیا ہے جن علاقوں میں بھینسیں پالنے کا شوق ہے اور لوگ بھینسیں صدقہ کے طور پر دے سکتے ہیں انہیں بھینسیں ہدیتہً سلسلہ کو پیش کرنی چاہئیں۔ تا کہ مرکز کے قائم ہونے سے قبل وہاں پر اتنی بھینسیں موجود ہوں کہ ہم اس علاقے سے دودھ نہ خریدیں اور قیمتیں بلاوجہ گراں نہ ہوں۔ ہماری تحریک پر بڑھئی معماروں اور دیگر کاریگروں نے کئی سو کی تعداد میں مرکز میں کام کرنے کی درخواستیں دی ہیں۔ میں ان سب کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ پا برکاب رہیں جس وقت بھی انہیں اطلاع دی جائے انہیں فوراً ربوہ پہنچ کر کام شروع کر دینا چاہیئے۔ یاد رکھو ہمارا ایک ایک دن بہت قیمتی ہے اور مرکز کے قیام میں ایک دن کی تعویق بھی ہمارے لئے مضر ہے۔

یاد رفتگان

چوہدری عبدالواحد

# مکرم حافظ محمد فیضی صاحب

محترم حافظ محمد فیضی صاحب ابن مکرم مولوی فیض اللہ صاحب آف ریاست ٹونک راجپوتانہ (ہندوستان) جماعت احمدیہ سعود آباد کی ایک بزرگ شخصیت تھے۔ اور احباب کے لئے ایک بیش قیمت وجود تھے۔ دعاگو، تہجد گزار اور حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ہر لمحہ ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ میں کسی طرح کسی کے کام آسکوں۔ آپ اپنے پاس آنے والے ہر شخص کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرتے۔ اس کے لئے دعا بھی کرتے اور دوا بھی۔

مکرم حافظ صاحب مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء بروز جمعہ ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ چنانچہ آپ کا جنازہ کراچی (ملیر) سے ان کے داماد معین الدین عباسی صاحب ربوہ لے کر گئے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم حافظ صاحب نے ۱۹۵۰ء میں بیعت کی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ ۱۹۱۲ء میں ریاست ٹونک میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مکرم مولوی فیض اللہ صاحب اپنے وقت کے عربی اور فارسی کے جیّد عالم تھے سادہ طبیعت اور غرباء کی بے حد مدد کرنے والے تھے۔ مولوی فیض اللہ صاحب کے اکثر شاگرد پاکستان میں موجود ہیں اور بڑے پائے کی شخصیات مانے جاتے ہیں اور ریاست ٹونک کے حوالہ سے اپنے نام کے ساتھ ٹونکی تحریر کرتے ہیں۔

حافظ صاحب کے والد ان کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی پرورش آپ کے ماموں نے کی۔ مروجہ تعلیم کے مطابق پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ بعد ازاں منشی اور مولوی کا امتحان پاس کیا۔ پھر ریاست ٹونک کی لائبریری میں معاون لائبریرین کی ملازمت کی۔ جہاں کتب کے مطالعہ کا شوق بھی پیدا ہو گیا۔ بعد میں ملازمت کے سلسلہ میں بمبئی میں بھی مقیم رہے۔ ان کی یہ خصوصیت تھی کہ جہاں بھی رہتے۔ وہاں کے معزز لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کر لیتے پھر وہ کراچی آگئے۔ اسی دوران جماعت احمدیہ کراچی کے شعبہ مال میں بطور معاون کام کرنے کا موقع ملا۔ ۱۹۵۵ء میں ملیر کراچی میں مکان الاٹ ہونے پر یہاں رہائش پذیر ہو گئے۔ ۱۹۶۴ء میں آنکھوں کے عارضہ کی وجہ سے بینائی ختم ہو گئی اور آخر عمر تک یہی کیفیت رہی۔

مطالعہ کتب کے شوق کی وجہ سے بہت سی کتابیں جمع کی ہوئی تھیں اور جماعت میں شائع ہونے والی ہر نئی کتاب خریدتے تھے اور مختلف ملنے والے افراد سے پڑھوا کر سنتے تھے اور سنانے والے کے احسان مند ہوتے تھے۔

جلسہ سالانہ پر ہر سال بڑے اہتمام سے جاتے اور کوشش کر کے نماز تہجد بیت المبارک میں ادا کرتے۔ عام زندگی میں بھی تہجد کے عادی تھے۔ حضور کے بیرون ملک جانے کے بعد سے تو آپ نے دعاؤں میں بہت زیادتی کر لی تھی اور حضور کی خیر و عافیت کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے۔

غرضیکہ حافظ محمد فیضی صاحب ایک نفع رساں اور متقی اور پرہیزگار شخص تھے اور دعوت الی اللہ کا ایک خاص جوش اپنے اندر رکھتے تھے اور آپ نے بہت سے احمدی نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کی طرف راغب کیا اور آج وہ نوجوان ایک کامیاب داعی الی اللہ ثابت ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ محترم حافظ صاحب کے درجات بلند کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

## تلاش گمشدہ

جاوید انور عرف جیدی ولد محمد منشی خاں عمر تقریباً ۱۵، ۱۶ سال، قد تقریباً ۵ فٹ چھ انچ۔ بائیں ہاتھ کی پشت پر زخم اور ٹھوڑی کے نیچے زخم کا نشان، دماغی توازن درست نہیں۔ کبھی کبھی دورے پڑتے ہیں۔ ۲۸ اگست سے ربوہ سے گم ہے۔ آسمانی رنگ کی شلوار قمیص اور پاؤں میں پلاسٹک کی چپل پہنے ہوئے ہے۔ اس کی اطلاع اس پتہ پر دیں۔

محمد منشی خاں ریلوے کوارٹرز نمبر ۷
محلہ دارالصدر غربی فون نمبر ۳۷۸، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

# کھیل اور کھلاڑی

## پاکستان اوپن سکوائش، کھلاڑیوں کا ریکارڈ

| کھلاڑی | ملک | سیٹ | تعداد گیمز | جیتیں | ہاریں |
|---|---|---|---|---|---|
| جان شیر خان | پاکستان | ۵ | ۱۶ | ۱۳ | ۳ |
| جہانگیر خان | پاکستان | ۵ | ۱۸ | ۱۵ | ۳ |
| کرس ڈٹمار | آسٹریلیا | ۴ | ۱۴ | ۱۰ | ۴ |
| کرس رابرٹسن | آسٹریلیا | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| بریٹ مارٹن | آسٹریلیا | ۲ | ۷ | ۳ | ۴ |
| راس نارمن | نیوزی لینڈ | ۴ | ۱۵ | ۹ | ۶ |
| مارک میکلین | سکاٹ لینڈ | ۳ | ۱۱ | ۶ | ۵ |
| ٹی نبین کیرو | آسٹریلیا | ۳ | ۱۰ | ۶ | ۴ |
| راڈنی ایلس | آسٹریلیا | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| فلپ وائٹ لاک | انگلینڈ | ۱ | ۳ | ۰ | ۳ |
| میر زمان گل | پاکستان | ۲ | ۶ | ۳ | ۳ |
| جان ران سم | انگلینڈ | ۱ | ۳ | ۰ | ۳ |
| ایڈرین ڈیوس | ویلز | ۱ | ۳ | ۰ | ۳ |
| مارک کینز | انگلینڈ | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| برین بلیسن | انگلینڈ | ۳ | ۱۱ | ۶ | ۵ |
| کرس والکر | انگلینڈ | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| عمر حیات خان | پاکستان | ۱ | ۵ | ۲ | ۳ |
| سیمی الیلو پبورو | فن لینڈ | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| جلیس نیکولی | انگلینڈ | ۲ | ۶ | ۳ | ۳ |
| پیٹر مارشل | انگلینڈ | ۱ | ۳ | ۰ | ۳ |
| پال کارٹر | انگلینڈ | ۱ | ۳ | ۰ | ۳ |
| ڈل ہیرس | انگلینڈ | ۳ | ۱۲ | ۷ | ۵ |
| سٹیفین میڈز | انگلینڈ | ۱ | ۳ | ۰ | ۳ |
| سائمن پارک | انگلینڈ | ۲ | ۶ | ۳ | ۳ |
| نورک جہاں خان | پاکستان | ۲ | ۹ | ۵ | ۴ |
| مقصود احمد | پاکستان | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| طیب جلیب | پاکستان | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ |
| زبیر جہاں خان | پاکستان | ۲ | ۹ | ۵ | ۴ |

### بقیہ: صـ۳ سے آگے

فکر کی وہ درستی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آئندہ جو خیالات بھی پیدا ہوں وہ درست ہی ہوں۔ اور تنویر کے جو معنے دماغ کی نسبت سے ہیں۔ وہی تقویٰ کے معنے دل کی نسبت سے ہیں۔ یعنی جس طرح فعلاً صحیح خیال کا پیدا ہونا تنویر نہیں بلکہ ایسے ملکہ کا پیدا ہو جانا کہ ہمیشہ صحیح خیالات ہی پیدا ہوتے رہیں تنویر ہے۔ اسی طرح تقویٰ صرف ایک یا چند نیکیوں کا نام نہیں بلکہ انسان کا ایسے مقام پر کھڑا ہو جانا تقویٰ کہلاتا ہے کہ اس کے اندر جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ ہمیشہ نیک اور پاک ہوں۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے یعنی میرے دل میں جو خیال بھی پیدا ہوتا ہے نیک ہی ہوتا ہے برا نہیں ہوتا۔ غرض افکار کے لئے تنویر اور جذبات کے لئے تقویٰ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور انسان بدی کے حملہ سے اسی وقت محفوظ ہوتا ہے جب کسی انسان کو تنویر افکار بھی حاصل ہو اور تقویٰ قلب بھی حاصل ہو۔ پس (کیا وہ تقویٰ نہیں کرتے) میں بتایا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم فرعون کی طرف تقویٰ اللہ کا پیغام لے کر گئے تھے اور آپ کی بعثت کا بڑا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنی دعاؤں اور تبلیغ اور نصائح کے نتیجہ میں ان کی ایسی اصلاح کردیں کہ نہ صرف ان کے افکار اور ان کے جذبات میں درستی پیدا ہو جائے کہ آئندہ جب بھی ان کے دماغ میں کوئی خیال پیدا ہو وہ صحیح ہو۔ اور جب بھی ان کے دلوں میں کوئی جذبات پیدا ہوں وہ پاکیزہ ہوں یہی چیز ہے جس پر تمام انبیاء زور دیتے چلے آئے ہیں۔

### بقیہ صـ۴ سے آگے

کا حق ہے۔

شمالی امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں مساجد میں حاضری خاصی زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ لوگ مل جل کر خدمت خلق کے کاموں کے پروگرام بھی بناتے ہیں۔ اور اس پر شوق سے عمل کرتے ہیں۔

## لیڈی ڈیانا

انگریزی اخبار دی نیشن میں ایم اے نیازی نے اپنے کالم سٹی نوٹس میں لکھا ہے کہ انکی ساری زندگی کا افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ لیڈی ڈیانا نے لاہور کا دورہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دورے کے دوران پنجاب کے وزیر قانون سردار نصراللہ دریشک نے لیڈی ڈیانا سے آٹوگراف لینے کی کوشش کی تا کہ وہ اپنے ایک بچے کو خوش کر سکیں۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ لیڈی ڈیانا دریشک سے آٹو گراف مانگتیں۔ کیونکہ اگر دریشک کی زندگی اور ڈیانا کی زندگی کا موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ دریشک نے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ڈیانا ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک برطانوی شہزادی کی اس طرح پذیرائی کی جاتی۔ کیا یہ بہتر نہ تھا رومن لوگوں کا ذکر کیا جاتا جنہوں نے پہلی ریپبلک بنائی تھی۔

مضمون تو لمبا ہے ہمیں اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم نیازی صاحب کو یہ بات یاد دلانا چاہیں گے کہ ڈیانا اور پاکستان کے کسی شخص کی کارکردگی کے موازنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ڈیانا پاکستان کی مہمان تھیں۔ اگر وہ مہمان نہ ہوتیں تو بات بالکل اور تھی۔ کسی اور ملک میں کسی پاکستانی اور لیڈی ڈیانا دونوں کی حیثیت مختلف ہوتی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق کہ دوسری قوموں کے سرداروں کا احترام کرو۔ ڈیانا کا احترام ضروری تھا۔ اور جب کہ وہ پاکستان کی مہمان تھیں تو اکرام ضیف کے سلسلے میں بھی ان کا احترام کیا جانا لازمی امر تھا۔ ہم اس بات سے خوش ہیں کہ پاکستان نے نہایت اچھے کردار کا مظاہرہ کیا۔ لیڈی ڈیانا کو ہر جگہ ایسی پذیرائی حاصل ہوئی کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گی کہ پاکستانی لوگ اکرام ضیف کے کتنے قائل ہیں۔ اور اس طرح ہر ممکن کوشش کر کے ان کی تعریف کرے گی۔

## واقعاتِ عالم

شیخ عبدالقادر صاحب اپنی تصنیف سیرۃ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں۔

جس زمانہ میں سے ہم گذر رہے ہیں اس زمانہ میں مکہ معظمہ سے باہر اسلام کے پھیلنے کا بڑا ذریعہ یہی تھا کہ کسی قبیلے کا کوئی شخص ایمان لے آتا اور پھر اس کے ذریعہ سے اس کے قبیلہ میں اسلام پھیلنا شروع ہو جاتا۔ اس قسم کی مثالوں میں سے قبیلہ اوس کے رئیس طفیل بن عمرو کا واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ طفیل بن عمرو خود بیان کرتے ہیں کہ میں کسی تقریب پر مکہ میں آیا مجھے دیکھ کر قریش کو بڑا فکر دامن گیر ہوا کہ یہ کہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سن کر متاثر نہ ہو جائے۔ اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مجھے بہت بدظن کر دیا۔ میں نے ان کی باتوں سے متاثر ہو کر اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی کہ کہ ایسا نہ ہو میرے کانوں میں آپ کی آواز پڑ جائے اور میں آپ کا شکار ہو جاؤں۔ انہیں دنوں میں اتفاق ایسا ہوا کہ میں ایک دن مسجد حرام میں چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونہ میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ مجھے یہ نظارہ بھلا معلوم دیا۔ اور میں آپ کے قریب ہو کر کچھ کچھ سننے لگا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ میں ایک سمجھ دار آدمی ہوں۔ مجھے تنگ ظرف نہیں بننا چاہیئے۔ آپ کی آواز کو سن لینا چاہیئے۔ اگر اچھی ہوئی تو مان لوں گا۔ اور اگر بری ہوئی تو انکار کر دوں گا۔ خیر اس خیال کے دل میں

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عائشہ احمد بنت منصور احمد مبشر
دار العلوم غربی ربوہ

صبیحۃ الشکور بنت عبد القیوم
مصطفیٰ آباد لاہور۔

مرزا بلاول احمد ابن مرزا غلام سرور
ربوہ

رانا عزیز الرحمٰن ابن رانا خلیل الرحمٰن
ربوہ

نیئر شہریار ابن رانا عبد الغنی خان
ربوہ

باسل سعید ابن طارق سعید
لاہور چھاؤنی

فاتح احمد ابن محمد شفیق اختر
ربوہ

مریم صدیقہ بنت بشارت احمد قمر
گوٹھ سلطان احمد گوندل ضلع حیدر آباد

بلال احمد ابن عبد الماجد
ربوہ

رخشندہ قمر ابن قمر احمد
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

محمد یحییٰ احسن ابن محمد صدیق
ربوہ

غزالہ شبنم ابن رفیق احمد طیب
ربوہ

یاسر رضا ابن راجہ ناصر احمد
ربوہ

طوبیٰ صائمہ بنت محمد عاصم حلیم
ربوہ

سعید احمد خرم ابن رانا عبد الستار خاں
شورکوٹ سٹی

منصورہ بنت ناصر احمد
ربوہ

تہمینہ محمود ابن خالد محمود دعام
لاہور

نور الصباح بنت نعیم احمد سروعہ
چک ۸۴ ضلع بہاول پور

عائشہ منیر بنت رانا منیر احمد
لاہور

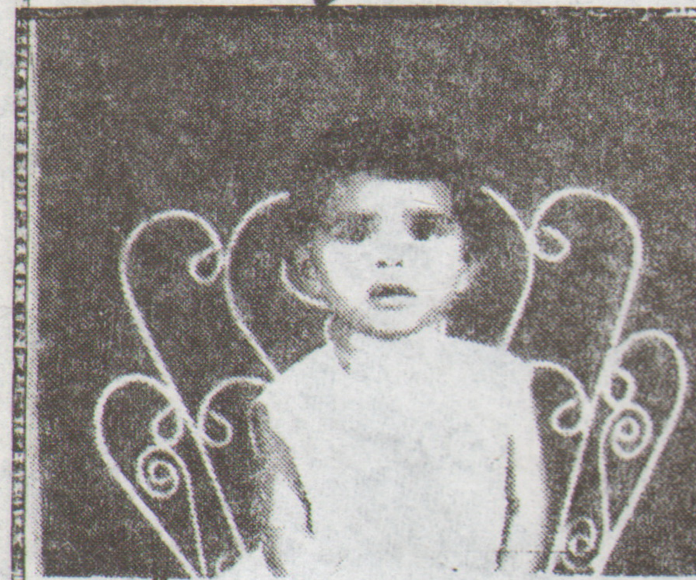
طلعت صالح بنت محمد صالح زاہد
اوکاڑہ چھاؤنی

عارف بشیر ابن بشیر احمد
ربوہ

ریحان احمد ابن منصور احمد
ربوہ

ناصر محمود ابن نصیر احمد
ربوہ

عطاء الٰہی ابن نعیم احمد
کراچی

قرۃ العین ابن مظفر احمد گجر
ادلیوکے ضلع سیالکوٹ

نبیل احمد ابن سہیل ناز
سمٹ ۱۱ قادر آباد

مہر نبیل عثمان ابن مہر احمد خان
ربوہ

اسعد محمود ابن مرزا خالد محمود
ربوہ

عدیل احمد رضا ابن وکیل احمد رضا
گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

عطاء الغالب ابن عبد العزیز قمر
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اعلانات داخلہ

○ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور نے ایم اے/ایم ایس سی اکنامکس، انگلش، فزکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔

○ گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے طلباء تحصیل روڈ جہلم نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے:۔
۱۔ الیکٹریشن ۲۔ مکینیکل ڈرافٹسمین ۳۔ ٹرنر۔ ۴۔ مشینسٹ
داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔
مندرجہ بالا اعلانات کی مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۳ر اکتوبر ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرماویں۔

○ یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل بیچلر ڈگری کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۹ر ستمبر ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرماویں۔
کورسز: ۱۔ الیکٹریکل انجنیئرنگ۔ ۲۔ سول انجنیئرنگ۔ ۳۔ مکینیکل انجنیئرنگ۔ ۴۔ کیمیکل انجنیئرنگ۔ ۵۔ پٹرولیم انجنیئرنگ۔ ۶۔ مائننگ انجنیئرنگ۔ ۷۔ آرکیٹیکچر۔ ۸۔ سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ۔ ۹۔ میٹالرجیکل انجنیئرنگ اینڈ میٹریلز سائنس۔

(نظارت تعلیم)


## صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| BABY TONIC | 10/- | ۰۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) |
| BABY GROWTH COURSE | 30/- | ۰۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے) |
| BODY BUILDING COURSE | 100/- | ۰۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) |
| DWARFISHNESS COURSE | 100/- | ۰۔ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) |
| BED URINE COURSE | 35/- | ۰۔ بول بستری کورس |
| MITI CHOUR COURSE | 20/- | ۰۔ مٹی چھوڑ کورس |
| MARASMAS COURSE | 50/- | ۰۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا) |
| SLOW DENTITION CURE | 20/- | ۰۔ آہستہ دانت نکالنا کیور |
| IRREGULAR TEETH CURE | 20/- | ۰۔ بے ترتیب دانت کیور |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

۰۔ لاہور:۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ۰۔ فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار ۰۔ راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۰۔ پشاور:۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۰۔ کوئٹہ:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۰۔ ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ۰۔ کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۰۔ حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۰۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۰۔ گوجرانوالہ:۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

## کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶


## ملکی خبریں

○ وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کے لئے ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایک امریکی وفد پاکستان کے دورے پر آنے والا ہے ان کی آمد کے بعد پاک امریکہ تعلقات میں ایٹمی مسئلے پر تمام ہونے والا تعطل ختم ہو جائے گا۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم امن چاہتی ہے جبکہ جماعت اسلامی خونریزی کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ اگر کالا باغ ڈیم بنانے کی کوشش کی گئی تو ہم حکومت سے علیحدگی اختیار کر لیں گے۔

○ وفاقی حکومت نے اسی ماہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اضافہ ۱۰ سے ۱۵ فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

---

بقیہ: صفحہ۱ کالم ۳، پر

پر مبتلا ہو جایا کرتا ہے۔ ان سے رفتہ رفتہ اس کو نجات ملنے لگتی ہے رجحانات بدل جاتے ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا دن بدن ایسے شخص کو اپنی طرف کھینچتی چلی جاتی ہے۔ پس شروع میں ہو سکتا ہے کہ اس میں دوسری بدیاں موجود ہوں۔ بعض دوسری کمزوریاں موجود ہوں۔ مگر ایک مالی قربانی کرنے والے کو ہم نے ضائع ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔ کچھ کمزوریاں رہ بھی جائیں تو اللہ رفتہ رفتہ ان کی اصلاح فرما دیتا ہے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء)

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

آتے ہی میں نے روئی اپنے کانوں سے نکال کر پھینک دی۔ اور تلاوت قرآن سننے لگا۔ مگر اب میں اپنے حواس کھو چکا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر جانے لگے تو میں بھی ساتھ ہو لیا۔ اور آپ سے عرض کیا کہ مجھے آپ اپنے سلسلہ کے حالات سے آگاہ فرمائیں۔ میں سننا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے توحید کی تبلیغ فرمائی جسے سن کر میں فوراً مسلمان ہو گیا۔ اور پھر اپنے قبیلہ میں جا کر اسلام کو پھیلایا۔

## غیر ملکی خبریں

○ اسرائیل نے مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کا داخلہ بند کر دیا۔ ۱۸ر اکتوبر ۹۰ء کو مسجد اقصیٰ میں نمازیوں پر اسرائیلیوں کی فائرنگ سے ۱۸ر فلسطینی شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے تھے۔ فلسطینی اس دن کی یاد منانا چاہتے تھے۔

○ عراقی فوج نے کردوں کے علاقے میں ایک قصبے پر بمباری کی جس سے ۳۰ر افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ عراقی فوج اور باغیوں کے درمیان جھڑپوں کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔

○ ایران میں ایک جج کو رشوت لینے کے الزام میں پھانسی دے دی گئی ہے اسی طرح ایران میں ۱۸ر افغانیوں سمیت کل ۲۵ر افراد کو جاسوسی اور منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں پھانسی دے دی گئی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے بھارتی فوج کے پندرہ اہلکار ہلاک کر دیئے ہیں۔ قابض بھارتی افواج نے ۱۰ر نہتے شہریوں کو ہلاک کر دیا۔

بقیہ: صفحہ۱ سے آگے

کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ صرف اس رشتہ کے لئے ہی نہیں باقی سب رشتوں کے لئے بھی دعا کی جائے۔


## ضرورت مزارع

ایک محنتی مزارع خاندان کی ضرورت ہے۔ ۱/۲ ۱۲ ایکڑ اراضی کاشت کے لئے دی جائے گی نیز رہائشی سہولت مہیا کی جائے گی۔ ضرورت مند احباب رجوع فرمائیں۔

سردار نور احمد مرتضیٰ
۲/۳، دارالیمن ربوہ فون ۵۶۲